

2638

تستعلیق ریحانِ ریح



رسالہ در علم خط

بسیبی احقر العباد

محمد عبداللہ چغتائی

۱۹۴۱ء

مطبوعہ فیروز پبلشرز و کرس ۱۱۹- سرکلہ روڈ- لاہور۔
باہتمام عبدالحمید خاں منیجر و پرنٹر
پبلشرز- محمد عبداللہ چغتائی - پونہ۔



نومبر ۸۵



ریحانِ مستعلیق

60802 فہرست مضامین

نمبر صفحہ			
۱	"	"	رسالہ در علم خط - مقدمہ (اسمہائے خطوط)
۳	"	"	خط عربی - در ذکر خطوط - خط حمیری در ذکر واضح خطوط
۵	"	"	خط یونانی
۶	"	"	خط فارسی در ذکر اصول
۹	"	"	خط سریانی در انواع خطوط
۱۱	"	"	خط عبرانی در بیان و انتہائے حروف
۱۲	"	"	خط روسی در ذکر قلم گزشتن
۱۳	"	"	خط رومی در ذکر استادان
۱۶	"	"	استادان سند شاگردان
۱۸	"	"	خط مہدی در ذکر استادان نقاشی
۲۱	"	"	جملہ خوشنویسان
۲۲	"	"	خط قطبی در ذکر استادان نستعلیق
۲۲	"	"	حکایت
۲۵	"	"	خط بربری در ذکر جمیع کہ در حیرت اند
۲۴	"	"	خط اندلسی
۲۷	"	"	خط حسینی

مقدمہ

رسالہ در سلم خط

اکتوبر ۱۹۳۲ء میں یہ رسالہ مجھے تلاش کے وقت اوکسفورڈ۔ بوڈلین لائبریری میں ایک مخطوطہ M.S. ELLIOT ۲۹۵ میں شامل بلا جو ورق ۷۵-۸۱ پر مشتمل ہے اور اس کا خط معمولی نستعلیق مناسبتاً ہے اس رسالہ کا ذکر مطبوعہ فہرست مخطوطات میں علیحدہ نہیں ہوا ہے۔ میں نے اس کو اہم خیال کرتے ہوئے اسکے ڈوگراف فوراً حاصل کر لئے۔ اور آج تک اس کوشش میں رہا کہ اس کا کوئی نسخہ ثانی مل جائے تو مقابلہ کر لیا جائے مگر اب تک سنبھال نہیں ہوا اس کے مصنف کے متعلق متن رسالہ ہذا سے کہیں پتہ نہیں چلتا مگر اس کے حواشی میں جو اسکے بعض اوراق پر ہیں۔ اور ان کو یہاں بعنوان "حواشی" صفحہ ۲۱ سے ۲۸ تک متن کے طور پر درج کیا جاتا ہے محشی نے یوں ظاہر کیا ہے کہ میں نے علاؤ الدین محمد ہروی کے مکتوبہ خمسہ امیر خسرو کو دیکھا جو اساتذہ کے خط پر لکھا گیا تھا اُسے محمد معصوم نے جو اس وقت حکومت جوپور میں تھا خرید کیا۔ اور فقیر محشی یا کاتب رسالہ یا مصنف (ص ۲۱) اس وقت سارن میں تھا۔ پھر کہتا ہے کہ میراجد (ادا) مولانا عبداللہ فراہی اس وقت اس قدر وام نہ رکھتا تھا۔ کہ اس کو خرید سکتا۔ اس کے بعد خطاط شعراء کے ضمن میں سلطان حسین جمشید کے ذکر ص ۲۵ میں اپنے والد کے متعلق یوں لکھتا ہے کہ اس کے خط میں لکھی ہوئی سجنۃ الاحرار جامی کو میرے والد نے سی صدر و پنجاہ (۳۵۰) مثقال میں خرید کیا۔ اس سے زیادہ اور اطلاع نہیں ملتی اگرچہ یہ واضح نہیں ہوتا کہ محشی اور مصنف رسالہ ہذا ایک ہی شخص ہے۔ مگر گمان غالب یہی ہے کہ یہ ایک ہی شخص ہے۔ کیونکہ حواشی میں بعض ان امور کا ذکر ہے۔ جن کا بیان متن میں اصولاً لازمی تھا۔ اور یہ مصنف خود ہی کر سکتا تھا یا یوں کہتے ہیں کہ یہ مصنف کا ذاتی مسودہ ہے ویکھو ص ۲۱ اس میں سلطان شاہ طہاسپ کے معاصرین تک کا ذکر ہے اور اس

کے اختتام "قَدْ تَمَّتْهُ" سے اس کی تاریخ تکمیل ۱۹۸۹ء تکلتی ہے۔

رسالہ معمولی خط میں لکھا ہوا ہے جس سے صحیح متن کا حاصل کرنا کوئی آسان امر نہ تھا۔ بلکہ ناممکن تھا۔ تاہم ہر ممکن کوشش کی گئی ہے جس کے کچھ حصے میں قبضہ پر و فیسہ شیرانی صاحب کا ممنون ہوں اور مولوی عنایت اللہ وارث کوٹ نے دوران کتابت میں بھی بعض مشکلات کو صاف کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اس لئے یہ واضح کرنا مناسب ہوگا۔ کہ جن حضرات کو ایسی علمی مشکلات کا تلخ تجربہ ہے۔ وہ خود اپنے پر قیاس کر کے احقر کی فرودگنا کو نظر انداز کریں اور رسالہ کی اصل اہمیت اور ضرورت اشاعت پر اکتفا فرمائیں۔ اگر ممکن ہو تو احقر کو بھی مطلع کر کے ممنونیت کا موقع دیں۔

اس رسالے کے مطالعے سے بہت سے نئے خطاطوں کے حالات پر مزید روشنی ہی نہیں پڑتی بلکہ ارتقاء۔ انواع خط۔ صحیح مصطلحات فن اور اصول فن کتابت بھی عیاں ہیں۔ جو دیگر کتب سے کم ملتے ہیں۔ اس لئے انہیں اہم امور کو مد نظر رکھ کر اسے شائع کیا جاتا ہے تاکہ اصحاب فن اور تاریخ اس سے مستفید ہوں۔

میں نے ۱۹۳۶ء میں ایک ایسا ہی رسالہ "حالات ہرورائ" کے نام سے شائع کیا تھا۔ جو ۱۹۵۲ء میں تالیف ہوا۔ اور یہ رسالہ آج "ریجان تعلیق" تاریخی نام سے شائع کیا جاتا ہے جو ۱۹۸۹ء کی تصنیف ہے۔ مصنف کا خود قلم کر رہا ہے۔

منجملہ اس کے اور بھی تاریخیں یا تاریخی نام دیئے ہیں مگر میں نے یہی موزوں نام اختیار کیا۔ صفحہ ۲۸

یونہ

جمادی الاول ۱۳۶۰ھ ۱۹۴۱ء

احقر
محمد عبداللہ چغتائی

رسالہ در علم خط

درق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد بے حد و شکر بے عدد احد سے را منراست کہ بقاف قلم الارقم قدرت صند
 خط محدود و بواو وجود موجود گاشت برائے رضا خائے خلعت خط رابطائے طلب پیوست تا
 غین غمیم جمالت بفاے فائده فائز گشت پس بنوان لوال عطاءے ذوالجلال بیائے بال
 کاف کمال الف اتصال یافت و آن بکا قطرات فیض نزل و جناب بساطین فضل ریختہ اشجار
 پشمرده سہل را بانضارت ساخت۔

لکاتبہ

سبحان قادرے کہ ز خط وجود ما خود تراغ کرد و شد استا و بسیار

و تخفہ درود نامحدود و مشکین خطے را رواست کہ با وجود عدم مساس خامہ قرطاس پیمین توثیق
ریحان سالت را بنوعی آراست کہ چون تعلیق کردہ محقق اہل حق گردانید غبار قلم نسخ بر رقع
نسخ نستعلیق و ثلث نیامائے کرام کشید۔

ایضاً

اسے روضہ فرودس حریم محبت فیاض ریاض فضل زاہر محبت

دست تونہ سودست قلم لیک شند ارباب قلم بسمہ طفیل محبت

اما بعد از اں سرور بہ ثبوت رسیدہ کہ من احسن کتابہ لبسہ اللہ الرحمن الرحیم

دخل الجنة حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمود علیکم بحسن الخط فانہ من مقایرہ الرزق

(قال) احمد ابن ابی یوسف الخط لسان الید و ہجۃ الضمیر و قال ابوالعباس

القلب معدن والعقل جوہر والقلم صانع والخط صناعة و کفۃ اند خط خوب روشنی

دیدہ افزاید، سدور قائلہ سے

چارچہ پس آید کہ یا بد دیدہ و دل نوازین خط خوب و روئے خوب ببنرہ و آب روین

بنائے این رسالہ را بر دو از وہ خط گذاشت و خطوط را بمنزله فصول نگاشت۔

خطِ عربی در ذکرِ خطوط

در مرآت آن چنان آورده که جمیع کتابات اہم دو از وہ نوع است (۱) عربی (۲)
 حمیری (۳) یونانی (۴) فارسی (۵) سریانی (۶) عبرانی (۷) رومی (۸) قبطی (۹) بربری (۱۰) انڈی
 (۱۱) ہندی (۱۲) چینی۔

خطِ حمیری در ذکرِ واضعِ خطوط

اول کسے کہ کتابت عربی کرد آدم بود علیہ السلام و قیل ادریس و ظاہر در آن است
 کہ خطِ کوفی (کہ) ارقامِ اسلام شاہ ولایت بر آن وجہ وجیہ جاری گشتہ خطِ عربی همان باشند بعضے
 آورده اند کہ خطِ معلقست کہ ادریس استخراج کرده و امت خطِ کوفی را از روستے آن استنباط
 نموده و درین خطِ کوفی یک دانگ دورست باقی سطح و در خطِ معلقست مجموع سطح است و خطوط

اصل کہ لٹشش قلم مذکورست برین طریق مشہورست ثلث۔ تویق مجتوق نسخ۔ ریحان
 رفیع استخراج آن انتقال از خط کوفی در سنہ ۳۱۰ھ ابن مقلہ کرد و وضع خط بر دائرہ نہاد۔ اما
 اول کسے کہ ابن خط را چنانچہ واضع وضع کردہ نیکو نوشت علی ابن ہلال معروف بابن یونس
 و بیچ آفریدہ بدو رسیدہ تا در زمان معتصم قبلہ الکتاب یا قوت بدو رسانید۔ و در تغیر خط و
 تراش قلم کلام حضرت امیر تابع گردید قال کرہ اللہ و جہہ اطل حلقة القلم واسمها
 واحرف القط وایمنها فان سمعته صلیلا کصلیل مشرفی والافعد بقطہ یعنی
 نوک قلم را دراز تراش و فریبہ و قط قلم محرف زن تا چون قلم بر درج نہی و کتابت کنی آوازے کند
 مثل آواز مشرفی پس می باید کہ قلم را قط محرف می زنی تا نوک قلم تیز باشد و چون بر درج کتابت
 نہی در حرکت آید و تامل کند و صدائے ازوے پیدا آید۔ در زمان ابن بواب قط قلم نمی زدند
 عبد اللہ صیرفی در رسالہ خود مذکور ساختہ کہ بہ ہمیں جہت کہ یا قوت در قط قلم تغیر کردہ
 خط نیز تغیر پیدا آمد خط او را بر خط ابن بواب ترجیح می نہند جہت لطافت و نازکی است نہ
 از جہت اصول و قاعدہ۔

ورق
۴۶

عبارت حاشیہ نسخہ :- چنانچہ بدو سے کلام معجز نظام علی مرتضیٰ نمودہ ازان باز قط زدند حسن خط یکے ہزار فرود

خط یونانی

اگذا در وضع اسامی خطوط و وجه تسمیه هر یک در اصول است که ابن مقلا وضع کرده
 است و بیشش نوع قسمت نموده و هر نوعی را اسمی نهاده لفظاً و معنیً قسم اول را محقق نام
 نهاده. درین خط دانگ و نیم ر و ر و چهار دانگ اسم سطح است پس مشابهت با خط کوفی و
 معقلی نیز دارد از جهت سطح است پس این قسم را مقدم داشت قسم دوم را ثلث نام نهاد
 بدان سبب که هر که این خط دانست ثلثی از خط دانسته باشد چرا که اول محقق می باید دانست
 بعد از آن ثلث تا از آن جهت که نسخ تابع اوست همچنان که محقق تابع ریحان است قسم
 سیم را توقع خوانند نصف ازاں دورست و نصفی سطح، قضاة سجالات و موقعات را این
 می نوشته اند. قسم چهارم را رفاع نام کرده چرا که رقعها را بدین خط می نوشته اند. قسم پنجم را ریحان
 گویند که رنگ بوسه ریحان دارد. قسم ششم را نسخ خوانند از آنچه بیشتر کتب بدین خط نوشته می
 شود پس گویا که نسخ دیگر خطها شده. و بعضی اقسام را هفت گفته اند و طومار را یک قسم نهاده و

و اورا بخبار نیز گویند و این بیت جامع است

طوبار و محقق و رتاع و ریچانش نسخ است که ثلث او بتوقع نوشت

خط فارسی در ذکر اصول و بیان حد

مجموع اصول و فروع خط را یا قوت بر سبیل اجمال درین بیت جمع کرده که یا قوت

آبدار یا قوتت

اصول و ترکیب کراس و نسبه صعود و تشمیر نزول و ارسال

با سلوبی که بعد از صیرفی نگاشته درین مزرعه نگاشته - الف محقق هشت نقطه است و یانه

رو باشد و زیاده از اصول خارج شود - الف ثلث هفت نقطه و یا هشت جائز داشته اند و

آنکه سه حرکت در بیاض کشیدن الف گفته اند آن خط است از آنکه چون الف بر کاغذ کشیدی

هیچ حرکت از الف احساس نمی توان کرد اما در حالت قلم راندن ظاهری شود از بهر آنکه چون قلم

بر کاغذ نهادی که چهار دانگ تمام قلم بکشی - بعد از آن در کشیدن قلم را محرف گردانی چنانکه چهار

دانگ قلم قیاساً بیش بر کاغذ نباشد و تا آخر بیش از دو دانگ بر کاغذ نمائی ب' اما سر با
 یک نقطه طولانی و قد ۶ یا ۷ و اگر از ۸ زیاد شود شمره گذار ح' سر او پنج نقطه است تا طره و یا
 ۶ روست و دائره مشابه نیم بطنه مرغ و دائره باید که از سر جیم زاید نباشد و طول دائره باید که بعد
 الفی باشد و اتصال سر جیم تا دائره دو دانگ باید و یا نیمه جائز بود و در مرکب نیز همین حکم دارد.
 د' طرف بالاش ۵ یا ۶ و طرف زیر نقطه زیادت از بالا باید و بیاض میان ۵ یا ۶ چنانکه از
 بالاتر بر خطی کبشی مثلث متساوی الاضلاع حاصل کرد و د' سر را سه نقطه باید و قدش دو چند
 بنیر باریکی که در ارسال واقع می شود که آن را شمره ارسال خوانند و اگر شمره را دور دهند قد باید که ۵
 نقطه باشد یا کمتر. س' سر اول دندان سین بقدر یک نقطه و بیاض دوم دندان یک نقطه نیم
 و خطی که از سیم دندان بر میرمی کبشی بقدر سه نقطه باید و در محقق و ۵ و در آن می آن بقدر ۶ یا ۷ و
 اگر ارسال کنند می باید که از سر ارسال تا زاویه بدل سین خطی کشند تا قوسه بود و آن ارسال
 قوسی گویند و در همه خطها هر گاه که سین البغیر از با و فار ارسال کنند می باید که بدین طریق باشد ص
 سر صا و چهار دانگ و دو دانگ دور ماند دور زبر صا و هم برین طریق دو دانگ و چهار دانگ است

دریق

اما بیاض سر صا و بقدر دو نقطه و تن صا و مثل سین و سر صا و مانند با دام بود ط الف ط الف نقطه
 باشد و اعتماد بر جانب راست کرده باشد و سر ط نیمه راست میل بالا کند و نیمه حیب میل خپانکه
 چون خط سر ط را یکبشی بیاض ط مثل استره بود و یک نقطه و نیم باید که از الف ط بگذرد و تا دو
 جائز است و بلندی بیاض ط کمتر از بلندی بیاض صا باشد ع، سر عین مرکب است از
 ضلع ضلع اول مانند هلال باشد و ۳ برابر سر را و ۳ بیک نقطه از دو زیاده و دایره اش
 برابر سیم و ضلع سیم باید که دایره متصل باشد ف سر ف باید که مثلث و مدور باشد و بیاض ف مثل
 دانه امرو و گردن یک نقطه درازی چون قریب سر او مثل سر ف و گردن دو نقطه و تن و
 درازی مثل سین ک سر او ۵ و طول ۸ و خط زیر پایه که سه نقطه از سر کاف بگذرد و بیاض میا
 آخر کاف و تاده شود ل طولش چون الف و قد چون قریب اگر ارسال کند سر سیم مثل سر ف است
 و اگر باشد است مثلث باشد ن سر نون بقدر سر و ۵ نیز و طولش چون سین تن سر و سر او
 مثل سر ف و بدنش چون را در ارسال و شمره ۵ ها مرکب است از سه خط اول مثل سر را ۲ دو
 و نیم و خط ۳ چهار نقطه و در تقاطع خطین خط اول بیک نقطه از محل تقاطع بلند تر و خط سیم بیک نقطه

و نیم از تقاطع بگذرد و در طریق دیگر نیمه زیرها باشد خانه جزو نیمه بالاش چوں گوش اسپ باید
لا مرکب است از سه خط اول بقدر الف باید بجانب یسار خط دوم نقطه و نیم و خط سیم نقطه
نه و تاوه نقطه چنان برداشته اند و خط سیم را باید که میل در کشیدن پیش از خط اول بود بجانب
یمن تا دو مثلث حاصل شود یک مثل هائے مفرد و یک مثل وال. ی. سر یا نیز مرکب است
از سه خط اول مانند سر کاف بیک نقطه کمتر و دوم مانند سر را اما مثل بطرف یمن چنانکه
وال معکوس حاصل آید و سیم بقدر زاویه زیر سیم تا اگر خطی از سر یا تا ابتداء خط سیم بکشند یا
نزدیک بود یا متصل

خط سربانی در انواع خطوط و اسمها

بدانکه حروف بحسب وضع و اضح مختلف شده هر یک اسمی جدا دارند اما الف
یک نام پیش ندارد و یک نوع است. ب ب ب سه نوع است برسل مضموم و هاشمه
ح ح دو حکم دارد یک بحسب سر و ۲ بحسب دائره و سر جیم مفتوح بود و ملحق سر و ملحق مثلث

طولانی و مدور مخروط و آن را غنچه و برنجی و پیکانی گویند و دایره جیم ۲ مرسل یعنی انداخته و مفتوح مدور

۵۵ برد و نوع است بشماره و ارسال ۱۳ مرسل و مضمون و مرفوع پس مرسل است و مدور

ص نیز ط یک نوع بیش نیست اما ع بر هفت نوع است مفرد مذکور شد مرکب ۶ در بق
۶۸

نوع است ابغلی ۲ صاومی ۳ مجری و آن خاص است در لفظ غیر و هر حرفی که بعد از و بیگ

نقطه مرتفع شود ۵ فم الاسدی ۵ فم الشجانی ۶ منقود و آن عینے بود که در میان کلمه یا آخر واقع

شود و ف ۳ نوع است ۲ در مفرد و نوعی دیگر آنچه در مرکب واقع شود ک

۴ نوع است ۱ در مفرد و در مرکب سطح منحنی و والی ۱ ۳ در مفرد امرسل مدور و در مرکب

یک نوع بیش نیست هر مفرد دو نوع است امدور مرسل و ۲ مثلثی مرفوع و در مرکب اگر

در اول واقع است سه نوع است مدور و مثلث و مرفوع و اگر در وسط باشد مفتوح و مطموش

و اگر در آخر واقع شده مفتوح بود و مطموش اما مفتوح مرسل بود و مطموش یا مدور یا آمده یا قطه یا

مکانی پس میم بر ۵ انواع بودن سه نوع است در مفرد مرسل و مدور و یکی در مرکب اما

در مفرد یک نوع است مثلث نام و در مرکب اول والی بود و اذن الفرسی و مطموش و در

وسط والی بود که ذو صا دین وقتے کہ بعد از لام بود و مخیر نیز آمد و اگر بعد از لام باشد اذن الفرسی و
 مطوش و نم الحوتی و در آخر ملحق و مرسل بود۔ اما و دو نوع است مرسل و مدور و او حوتی نهم است
 ها نیز ملحق است و مرسل ی ۳ در مفرد ۲ مرسل و مدور و مرکب چنانکه هست

خطِ عبرانی در بیانِ ابتدا و انتهای حروف

و ابتدای حروف بر سه نوع است یا ابتدا به نقطه است یا به شطیبه یا بملحقه۔ ابتدا
 به نقطه در ده حرف بود اب د رس ط ل ن ه لا و ابتدا بشطیبه در پنج حرف
 ح ص ک ع ی و ابتدا به ملحقه در چهار حرف بود ق م و ا تا اینها نیز بر سه نوع
 است یا به نقطه یا به شطیبه یا بارسال۔ انتهای نقطه در شش حرف است ب د ک ط ل
 ف و انتهای بشطیبه در الف است و بس و انتهای بارسال در ا حرف باقی

خط رومی در ذکر قلم گرفتن و راندن انگشت

وسطی بعد از یک جو بالا سئ فستح قلم باید و محکم گیرد و راند و در راندن و
 گردانیدن که قلم گم و دش گویند هر خطی را که از بالا بریزد و کشتی باید که قلم را درست تر بر آری و آنکه
 از زیر ببالاتی رانی قلم را محرف گردان چنانکه چهار دانگ قلم بر کاغذ نهی و بالا بری و این را
 صعود گویند و بار قلم بر سر آن نهی و همچنان بر زیر آری و این را نزول گویند و اگر الف باشد صعود کنی
 احتیاج نزول شود پس هر خطی که از زمین بر طرف بسیار کشتی اعتماد بر طرف وحشی کن و عکس آن را
 بر طرف انسی. و هر خطی که از بالا بریزد کشتی اعتماد بر طرف راست کنی همچو کلا و اگر از زیر ببالاتی
 چون کاف منحنی که در وسط کلمه آید اعتماد بر طرف بسیار و هر خطی که منتصف بود اعتماد بر شرطه قلم
 کنی و ارسال را نیز و هر گاه بشمره بود بر طرف وحشی نقطه و حرف وسط که بدندان واقع شود پیر
 اگر بقدر دو نقطه مرتفع می شود باید که تمامی قلم صعود و نزول کنی اما بدانکه هر گاه کلمه مرکب باشد از
 حروف چنان باید نوشت که هر گاه آن حروف از هم جدا گردند مفردات آن کلمه در اصول ضعیف و

و متقاعدہ نباشد و باید دانست کہ سی خط سہ است اعلیٰ اوسط اسفل۔ چون اصل کہ سی وسط را رعایت کنی اعلیٰ و اسفل راست می آید مناسب در سطر و صفحہ آن است کہ حروف یک جنس را بیک طریق رعایت کنی۔

خط رومی در ذکر ستادانہ کہ خطوط اصل

درق
۷۹

بر اصل نوشتہ تخم نیکینامی کہ شہانہ

اولہم و افضلہم ابی محمد علی بن مقلہ است و خطوط استہ از کوفی استخراج کرد۔ اول وزیر مقتدر عباسی بود۔ چون مقتدر باللہ را کشند قاہر باللہ دیرا وزیر ساخت و چون براضی بالسر رسید آن جا نیز وزیر گردید تا در سن ۳۲۰ م معزول شد و در ۳۲۶ م باز وزارت یافت و بہ ابی رائق کہ در عزلت لیش دخلی داشت اتفاق کردہ مکتوبے بی حکم بتا کالی (۳) فرستادہ اورا طلبید و ابی رائق قصہ را بعرض راضی رسانید بنا بران ہر چند استدعا کرد کہ دستی کہ چندین مصحف نوشتہ و واضح خط است مہتر علیہ در مرآة العالم ببحکم ما کافی

بجائے نہر سید۔ راضی بعد از وقوع نا دم گشت و چوں جراحی التیام یافت و سے همچنان
 قلم بر ساعد بسته وزارت طلبید راضی باین خواہش و سے واقف شدہ زبانش نیز برید تا
 در شہورہ ۳۲۸ھ در حبس راضی رحلت نمود۔ ولادتش بعد عصر پنجشنبہ ۲۱ شوال ۲۶۲ھ
 بود از غرابت حالات آنکہ و سے وزارت کہ کس از ابن عباس کہ وہ و سے کس را مصحف
 نوشتہ و در مدت عمر سہ مرتبہ بسفر رفتہ و سہ بار مدفون گشتہ از و سے دو پسر ماند۔ ابو علی نسخہ را خوب
 نوشت و ابو عبد اللہ تو قیعات و زرید و بعد از ایشان ابن الاسد ظاہر شد۔ گویند طریق محقق او
 ظاہر ساخت و بعد از ایشان علی بن ہلال کہ باین البواب معروف است (مسی) بلیغ نمود و
 بتصرفات در اصول و اسلوب افزود۔ و فاش در ۲۳۳ھ بود در زمان خلافت القایم باللہ
 و از زمان و سے تانشو و نمائے یا قوت قریب دو لیت سال استاذی شہرت نیافت
 مگر قابوس کہ صاحب ابن عباد و توصیف خط و سے گفتہ ہذا خط قابوس ام جناب طاؤس
 بعد از ان منظر نفالیس در و لالی یا قوت مستعصمی است کہ تعلیم مولانا عبد الوہاب و تتبع
 ابن بواب سر آمد ہمہ شد۔ و سے ملوک مستعصم بالبد است کہ آخرین عباسیہ بود۔ او در علم نحو رسالہ

تصنیف نمود نحوی الطبع بوده صحت کتابت او موکد و موضح این معنی است و قائلش در شهر
 ۶۹۱ھ در بغداد روواد۔ بعد از وی شاگردان ستنه او گوئے کمال از میدان شتہار برده
 اند۔ اول شیخ احمد کہ مشہور بہ شیخ زادہ سہروردی است۔ و سے از اقربائے شیخ شہاب الدین
 سہروردی بودہ و بعہد مستنصر در غرہ محرم ۶۳۲ھ وفات نمودہ و ۹۳ (سال) عمر داشتہ۔
 شیخ زادہ سہم خود احمد بن السہروردی نوشتہ و خط را با ستاد خود شبیہہ ساختہ۔ و ویم ارغون کابلی
 محقق و ریجان را بنوعے نوشتہ کہ با فوق او ممکن نیست سیم مولانا یوسف شاہ شہید می است
 کہ در استحکام خط و تیزی اسلام مسلم خاص و عام بودہ۔ چہارم مولانا مبارک شاہ زین قلم است
 و تناسب حروف دست کتاب بدامنش نرسیدہ۔ پنجم حیدر گندہ نویس است و سے قلم
 جلی را بس مرغوب و تکلف نوشتہ ششم پیر یحییٰ صوفی است پختگی و کردی خط بر و ختم

شدہ بعد از استادان سند شاگردان بریں ترتیب

(۱) نصر اللہ طبیب الملقب بصدرا العراقی

(۲) ارغون عبد اللہ

(۳) خواجہ عبد اللہ صدیقی - ہرچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری - دے معاصر ابو سعید خدابند

است وفات سلطان پنجشنبہ ۱۳ ربیع آخر ۳۷۰ھ در قراباغ رونمود و تازمانا

شیخ حسن کوچک باقی بودہ چنانچہ کتابہ استاد و شاگرد بعد او سر سر بخط او ست و فاتی

شیخ حسن شب شنبہ ۲۶ رجب ۳۷۰ھ

(۴) حاجی محمد شاکر - دے شاگرد خواجہ عبدالست گویند در وقتے کہ شیخ

حسن کوچک متوجہ عمارت مذکور (کذا) بود یک ذرع کتابہ خواجہ راسہ ہزار و بیست قیمت

نمود بعد از فوت خواجہ حاجی محمد تہہ تمام کتابہ نمود و ہزار و بیست قیمت فرمود و چول و وائر را

ورق

عرض کتابہ بیرون بردہ و جبہ تسمیہ استاد و شاگرد ہمین ست

(۵) مولانا معین الدین تبریزی شاگرد حاجی محمد مذکور ست -

(۶) مولانا شمس الدین مشرقی خطائی

(۷) عبد الرحیم خلوتی و عبدالحی اولاد مشاراً الیہ بمضمون الولد سر لابیہ عمل نمودہ اند -

(۸) مولانا جعفر تبریزی دے استاد مولانا عبدالست طبخ ست کہ خط او را قرینہ

لہ یہ حاجی محمد بند گیر معلوم ہوتا ہے جس کو بعض نے حاجی محمد بند دوز لکھا ہے -

یا قوت دہشتہ اندوے در ثلث روشن خاص ختمیہ کیا کر وہ ۔

(۹) مولانا معروف بغدادی وے نیز از شاگردان رشید مولانا است

زنوک چشم تو ہر تیر عمرہ کا دست درون سینہ نشست آجیان کہ دل می خواست

(۱۰) مولانا شمس الدین بایسنغری شاگرد معروف است وے بسیارے از خطوط

خویرا بنام یا قوت نوشت

(۱۱) و از خوش نویسان خراسان مولانا معین فراہی است و معارج النبوة و تفسیر

فاتحہ و سورہ یوسف و قصہ موسیٰ از آثار قلام اوست۔ در شہور ۹۰۰ در ہرات و قات نمود

در مزار حضرت خواجہ عبد اللہ مدفون است ۔

(۱۲) مولانا عبد الحق سبزواری و مولانا نعمت اللہ بواب کہ از خوش نویسان تبریز است

وے شاگرد مولانا عبد الرحیم خلوتی است و شمس الدین تبریزی کہ کتابت او در تبریز

بسیار است شاگرد مولانا نعمت اللہ مذکور است ۔

(۱۳) خواجہ محمد مومن مشہور بہ خواجگی مروارید وے خلف صدق خواجہ

عبدالمنشی است که افغان غبار و رنگ آمیزی اختراع اوست۔ خواجہ محمد مومن
در آخر عمر بہند آمد و در سنہ ۹۰۵ھ رحلت کرو۔

خطِ مہدی در ذکر استادانِ نقاش

کہ پیر کمال بودہ اند

سرآمد درین خط خواجہ تاج سلمانی است۔ بعضے برآند کہ مخترع است بہر تقدیر بسیار
خوب نوشتہ۔ و گیکہ استاد بے بدل خواجہ عبدالحی منشی است و سے از سرک استرآباد است در
شہور ۹۰۵ھ از دست اتراک در تبریزہ جام شہادت نوشید۔ خواجہ مذکور شاگرد مولانا سیمی خطاط
نیشاپور است کہ عجوبہ دہر و نادرہ عصر بودہ۔ وزگارستان آوردہ کہ از امور نادری کہ از ولظہور پویست
آں بود کہ در روز چہار شنبہ ۲۸ جمید الاول ۸۲۵ھ در میدانے کہ جمیع خلایق حاضر بودند چہار حکایت
بزرگ کہ دوسزار بیت بود در چہارہ بحر و غایت سلاست بدیہہ گفت و نوشت۔ در ان باب

واقع شدہ - (۱۵)

یک روز بدمرح شاہ پاکیزہ کشت سیمی دو ہزار بیت گفت و نوشت
 و منشیان و خوش نویسان خراسان مثل مولانا درویش عبدالسد و امیر مقصود و خلف صدق ایصال
 میر علی صغر بود و میر مشار الیہ در ان خط تغیرے نمود کہ وضع و شریف استحسان فرمود و خطوط اصل
 را نیز نیکو نوشتہ - ذکرش در ردیف میم مرقوم گشتہ و کمال الدین ملا درویش در زبان شاہ
 اسمعیل در بہرات بمنصب حلیل القدر انشا شاہ طہار شہنشاہ تغال می کرد تا در شہور ۹۲۵ھ در

سیستان فوت ازان جا رو بدار آخرت آورد شیخ زین تبار بنح فوت او گفتہ (۱۵)

ہر کہ سال وفات او پرسید گفتش مرد بے مثال زمان
 ۹۲۵

وازشاگردان او مولانا بہاؤ الدین حسین منشی است کہ بمنصب انشا عتبہ علیہ رضویہ سر فراز

بود - دیگر مولانا ابرہیم استرآبادی است او نیز منشی روضہ مقدسہ بود و ۱۶ صفر ۹۶۵ھ در

قزوین وفات نمودہ - کمال الدین خواجہ ختیار - وے شاگرد خواجہ جان جبریل است کہ خطش

کمالی است حکام و بختگی و اصول دارد و جمال الدین محمد بن خواجہ جان مقیمی قزوینی زینت خط اعلیٰ بجا

رسا ندہ کہ بتبع آن امکان لشرعیست۔ در شہور ۹۰۳۔ در یکے ارمحاربات کشتہ شد۔ دیگر مولانا

ادریس است وے نیز بتبع روش عبدالحی کردہ و از جملہ فضلا خوشنویس مولانا معین الدین

اسفراری است عمدہ منشیان بان خود بود و از خط تعلیق بہرہ تمام داشت و مصنف تاریخ بلدہ ہرات

و ترسی مشتمل بر منشآت مناشیر و مکتوبات است۔ از واردات طبع اوست (۵)

نہ سر بہ است آنکہ فی بینی بچشم آن پری پیکر کہ از غوغای چشمش فی کند خاک سیہ بر سر

خواجہ جان چیر نیل و میرک حسن ممتحن ہر دو شاگرد رشید ملا درویش بودند

یہاں تک مخطوطہ کا متن ختم ہوا جو در میان صفحات میں تھا باقی حصہ جو عواشی میں ہے۔ اور

متن رسالہ ہذا ہے اسے صفحہ ۲۱ سے بعنوان "جملہ خوشنویسان" سے شروع کیا ہے اور اخیر

صفحہ ۲۸ پر اختتام رسالہ کو یہاں سے لیکر وہاں درج کیا جاتا ہے تاکہ سلسلہ قائم رہے،

جملة خوشنویسان

از حواشی درق بی و از جمله خوشنویسان سلطان ابراهیم ولد میرزا شاهرخ که از حکام
 فارس بوده از خوشنویسان است و کتابه دار الضیاء دارالایام که در شیراز از متحدثات او و والده اش
 طوطی قلم است او نوشته، وفات او چهارشنبه ۱۳ شوال ثمانه بوده - مولانا حکیم محمد حافظ از معاصر
 مرزا شاهرخ است اما شهرت کم کتابت او بنظر درآمده، و دیگر از کتاب شیراز مولانا محمود
 سیادت است و مولانا جمال الدین حسین در آوان تحریر نیست و در شیراز اکثر اوقاتش بکتابت کلام
 المد مصروف می کرده، و از خوشنویسان فارس مولانا ماهر محمد شیرازی قرینه حرفت و
 سیادت پناه میر فضل الحق الحسینی قزوینی و شاگرد بواسطه مولانا محمود محمد بوده و در قزوین ۹۵۰ قات نمود

خطِ قبلی در ذکر استادانِ تعلیق

اولہم و افضلہم خواجہ میر علی تبریزی و سے واضح این خط است کہ عروسِ خط گویند حافظ کلام
مجید بودہ و استادانِ فی شان از شاگردی و سے بمکانِ عالی صعود نمودہ اند۔ دوم مولانا جعفر
تبریزی است کہ در خط و اصل استادِ عبداللطیف است و در تعلیق استاد مولانا شیخ محمود
زیر قلم است۔ سیوم مولانا اظہر است چہارم مولانا محمد اوسہی است کہ در فنی کردنِ خط ثانی ندانند
و مولانا سلطان علی اورا استاد نوشتہ و فالتش از مشہد مقدس بودہ در ۹۵۱ھ۔ و از شاگردانِ
مولانا یاری است کہ از کتاب ہر است۔ و بعد از ایشان طریقِ خط پر استاد الماہرین مولانا
سلطان علی مشہدی ختم شدہ ۵

خطِ یاقوت را آنہا کہ دیدند ازال درجے بہ یاقوتے خریدند
ورق اللہ اگر یاقوت این خط را بیدے ازیں حرفے بہ یاقوتے خریدے

و فالتش در شہور ۹۱۰ھ در مشہد مقدس اتفاق افتاد، من و ارداتِ طبعہ (۵)

60802

جوہری فتدِ خطِ من داند ورنہ در دہر ٹہرہ بسیارست

زاں سبب خطِ من بود شیرین کہ نے کلکِ من شکر بارست

وازش اگر دان مولانا مذکور در بہرات کہ کس شہرت نموده اند بارہ از استادان ستہ کہ از خواجہ

یا قوت تربیت یافتہ بودہ اند اول مولانا سلطان محمد خنداں ہر گاہ مولانا خطِ او دیدے کہ ستم نشنہ

بودے فرمودے خطِ دیوانہ ماست و با سیم خود مزین نمودے۔ دوم مولانا محمد نور دے

را مولانا اظہر ثانی مے گفتند۔ یوسف زلیخانے نا تمام اور مولانا میر علی بہ کلیم عبدالغزنی خان

باتمام رسانیدہ۔ سوم مولانا علاء الدین محمد ہروی خمسہ میر خسرو را بندہ خطِ او دیدم کہ خطِ بطلوط استاد

کشیدم آن کتاب ہزار زینہ تہا رسید و محمد معصوم خاں در حین حکومت جوہر پور بخرید فقیر در اں حین در

سارن بودہ اما جدام مولانا عبدالمد فرہی کہ فلسفے ندارد و صد ندامت ظاہر می سازد کہ وام بالستے کرد

و آن کتاب را بدست آورد و در ہمواری و پختگی و خوبی آن نوع کتابے بہ نظر اہل بصیرت رسید

و متفق علیہ گردیدہ۔ چہارم مولانا نظام الدین داماد و شاگرد مولانا سلطان علی چان بسبع رسید کہ

کلیاتِ میر شجیم سہیلی کہ از ملا نا تمام ماندہ و سے بجا ہمد و جہی باتمام رساندہ در ۹۳۵ و وفات یافتہ

و مرغِ روحش بعد از تکبیر بعالمِ عقبی شتافته - پنجم مولانا عبدالقدیر نیشاپوری ششم مولانا محمد قاسم
 شادمی شاه که در نزاکت و لطافت نظیر و عدیل ندارد و بروی همنز ختم است - لمختص بلطف الحلی
 مولانا میرعلی بشرف سیادت اشتها دارد و خطِ شریفش در صفا و تیزی قلم جامع محسنات است
 خصوصاً در قلمِ حلی که خوبی آن بر ضمیر بے نظیر اهل بصارت مخفی نیست او شاگرد مولانا زین الدین
 داماد بوده و او اهل حال در سیرت بکتابت دارالانشاء مشغول می نموده بعمر روش مولانا سلطان علی
 کرد وید بهیضا بظهور آورد -

حکایت

از خواجہ حسن ہروی مروی است کہ من از شاگردان میر بودم و اکثر اوقات را صرف
 خدمت و ملازمت میر می نمودم - جمعے از اجار بخارا و در باب خوبی خط مولانا میر با ہم بحث کرده
 دو فرقی شدہ و شرطے در میان آوردہ آخر کار قرار دادہ اند کہ از میر استفسار نمایند و بمقتراح امر میر قفل
 مشخص را کشانند - جمع آں مردم بمنزل میر آمدہ بعد از شرف حضور قصہ را مذکور کردند - میر فرمود
 آنچه کمال سعی بود از من بظہور رسید اما آں طور پختگی و لطفت و استحکام بمشوق صورت پذیر نیست

و بعض غنایت الہی است وفاتش در شہور ۹۵۳ ہجری بودہ و مولودش تربت است نشو و

نمائے او در بخارا است و این دو بیت او در مذمت مردم آن جا است (۵)

عمرے از مشق و دوتا بود قدم ہمچوں چنگ تاکہ خط من بے چارہ بدیں قانون شد

طالب من ہمہ شاہان جہانند، مرا در بخارا جب گرا ز بہر معیشت خوئ شد

یک بیت اورا بہزار دینا داد و ستد کردند

خط بربری در ذکر جمعے کہ در زمان حیات اند

مولانا شاہ محمود نیشاپوری دے شاگرہ و خال خود مولانا عبدی نیشاپوری است

و سید حسد کہ بعد از فوت مولانا میر علی از بخارا بمشہد کہ وطن بالوف است بوطن خود ارتحال نمود

و الحال کوس خطاطی می زند۔ خواجہ محمود اسحاق کہ در تعلیق و تعلق سرآمد است در بلخ اوقات بختی

و خرمی می گذراند و نفع بخلق خدامی رساند۔ مولانا شمس الدین کہانی و دیگر مولانا حمید و معانی است کہ

در ذیل شعر اسم او مذکور گشتہ و دیگر سلطان حسین جمشید است والد فقیر شجہ بخط و سید و نیا

علا بقول پر و فی شرح عبد القادر سرفراز سبزی سے مراد سجنۃ الاحرار جامی ہے جس کیلئے وہ ہکریہ کے مستحق ہیں۔

مشقائے اقبیاع نموده بود. دیگر مولانا عینی است که از ملا حبشید تعلیم یافته و بس کرد و شیرین نوشته
 دیگر از شاگردان ملا سلطان علی غیاث الدین مذتہب مشہدی است مولانا عبد الصمد است و
 کتابت دیوان قدیم حضرت مولوی البجای کرده و غلط بسیار نوشته ملا بخط خود اصلاح کرده
 این قطعہ فرموده اند کہ

خوش نویسی چو عارضِ خوبان سخنم را نخطِ خوب است
 لیک ہر جا در روز سہمِ تلم گاہ چہ نرے فرود و چیز می گاہت
 کردم اصلاح آں من از خطِ خویش گرچہ نامد چہ آنکہ دل می خواست
 ہر چہ او کرده بود با سخنم من بخطش قصور کردم راست

وا از جملہ خوشنویسانِ فارس مولانا مالک قرظینی است۔

خط اندسی

جمعے کہ غیر طرز ملا سلطان علی نوشتند مولانا عبد الرحیم خوارزمی انیسی تخلص شاگرد مولانا

اظہر بود و برادرش ملا عبد الکریم دیگر مولانا سلطان علی قاسمی در تیر نیکتابت سلطان یعقوب کریمی
 و او شاگرد اظہر بود معاصر مولانا است برادرش مولانا شیخ محمد و مولانا غیب بہرود و گیلان
 نشوونما دارند۔ دیگر مولانا شاہ محمود زریں سلم است گویند شیخ محمود کہ معاصر اظہر و شاگرد جعفر
 بودہ بخط غبار خمسہ بنیاد نمودہ و توفیق بہ نصف یافتہ بعقبی شتافتم مولانا سلطان علی می فرمودہ اند
 کہ تراشیدن این قلم حدیث ثریت مولانا شاہ محمود مذکور با بر شاہ ہما سب تمام کرد
 بہ از نوشت۔

خطِ حسینی در مباحثِ دوا

مخیرہ - جائے مداء + مرسلہ - رنگ دان + محنکہ - چپانیدن
 جہت مداء + مقلہ - جائے قلم + ملزم - جہت شکجہ کاغذ + مقسط - جہت
 تراش حرف سہو + مسحہ - جہت مسخ قلم + مصمغہ - صمغان - معرفہ -
 جہت است + مقص - مقراض + ملزق - جوف صمغان + منفذ - جہت سوراخ

کردن + مقسط - جہت خط قلم + ملفسط - جہت پاک کردن قلم از مو +

ورق نمب الف^۸ - ما ما م - میم مثلث ہم مرفوع ہم مدور - واگر در وسط

باشد ہم مفرد م م م + مطوس ہم مطوس یعنی پوشیدہ مطوس میم مفتوح + واگر در آخر باشد

کہ کم کم میم قط میم کافی میم مدہ میم مدور در آخر میم مفتوح مرسل اشد و بس -

خط کم صلا

ورق - الف^۸

عمریت در میان عالمیان مشہور و بزبان اسلام خاص و عام مذکور و مدار او بریں بیت است

کم - صلا - او - خط - لہ - در - سع - حرف منقوط را بحالش و ع

حروف منقوطہ بحال گذشتہ و از مصرع اول در ذکر ہر دو حرف بدل ہم مراد دہشتہ +

"رسالہ خط اعزہ با تمام رسید" و قبل از آنکہ با تمام رسد تاریخ گردید و صورت با تمام

رسد نیز تاریخ گشت و بدیہہ از "صورت صبر" تاریخ دگر بخاطر گذاشت و از ذکر حکم باز تاریخ

بخاطر رسید کز بے صورت تاریخ "تاریخ گردید از "فخر تعلق" باز تاریخ بر آورد و از بجان

تعلق "ہم انشائے تاریخ کرد -

'قَدْ تَمَّتْهُ' (۵۹۸۹)

EXPERT CALLIGRAPHISTS

'Abdi Nishapuri, 25
 'Abdul 'Azizkhan, 23
 'Abdul Karim, 27
 'Abdulla Farāhi, 26,
 'Abdulla Nishiāpuri, 24
 'Abdulla Sairafi, Kh. 4, 16
 'Abdulla Tabbākh, 16, 22
 'Abdul Wahhab, 14
 'Abdul Haq Sabzwāri, 17
 'Abdur Rahim Khilwati, 16, 17
 'Abdur Rahim Khwarzmi Anīsī 26
 'Abdus Samad, 26
 Abi Muhammad Ali b. Muqla, 13
 Abu 'Abdilla, 14
 Abu 'Ali, 14
 Abu'l-'Abbas, 2
 Ahmad b. Suhrwardi, 15
 Ahmad Ibn. Yusuf, 2
 'Aini, Moulānā, 26
 'Alaud-Din Muhammad Hirwi, 23
 'Ali, 2, 4
 Ali b. Hilal, 4, 14
 Amir Maqsud, 19
 Arghun 'Abdulla, 15
 Arghun Kābli 15
 Azhar, Moulana, 22, 27
 Bahāu'd-Din Husain Munshi, 19
 Darwesh 'Abdulla, 19
 Darwesh, Mulla 20,
 Ghaibu'lla, 27
 Haji Muhammad Bandgīr, 16
 Hakim Muhammad Hāfiz, 21
 Hamid Mu'immāi, 25
 Ibn Bawwāb, 'Ali b. Hilāl, 4, 14
 Ibn Muqla, 4, 5, 13
 Ibnu'l-Asad 14
 Ibrahim Astrabādi, 19
 Idris, Moulana, 20
 Ja'far Tabrezi, 16, 22, 27
 Jamalu'd-Din Husain, 21
 Jamalu'd-Din Muhammad b. Khwaja Jān
 Muqsimi Qazwini, 19
 Kamalu'd-Din Darwesh, 19
 Kamalu'd-Din Khwaja Ikhtiar, 19
 Khwaja 'Abdul Hayye Munshi, 18, 20
 Kh. 'Abdulla Munshi, 16, 17, 18
 Kh. Haji Muhammad, 16
 Kh. Hasan Hirwi, 24
 Kh. Jān Jibrāil 19, 20
 Kh. Mahmud Ishāq, 25
 Kh. Mir'Ali Tabrezi, 22

Kh. Muhammed Momin *alias* Khwajagi
 Marwārīd, 17, 18
 Khwaja Taj, 18
 Khwaja Yāqūt 23
 Māhir Muhammad Shirāzi, 21
 Mahmud Siyāwush, 21
 Mālak Qazwini, 26
 Ma'ruf Baghdadi, 17
 Mir Asghar 'Ali, 19
 Mirak Hasan, 20
 Mir 'Ali, 23, 24, 25
 Mir Fazlul-Haq al-Husaini, 21
 Mubarak Shah, 15
 Muhammad Aubahī, 22
 Muhammad M'asum Khan, 23
 Muhammad Qasim Shādi Shah, 24
 Muhammad Qazwini, 21
 Mu'inu'd-Din Tabrezi, 16
 Mu'inu'd-Din Asfarari, 20
 Mu'in Farāhi, 17
 Mulla Jāmi, 26
 Nasru'llah Tabib, (Sadr Iraqi), 15
 Ni'matulla Bawwāb, 17
 Nizamu'd-Din, 23
 Pir Mahmud Muhammad, 21
 Pir Yahya Sufi, 15
 Qābūs, 14
 Shah Mahmud, 25 27
 Shamsu'd-Din Bāisunghari, 17
 Shamsu'd-Din Kirmāni, 25
 Shamsu'd-Din Mashraqi Khatāi, 16
 Shaikh Ahmad, 15
 Shaikh Hasan, 16
 Shaikh Hasan Kochak, 16
 Shaikh Mahmud, 22
 Shaikh Muhammad, 27
 Shaikh Shihābu'd-Din Suhrwardi, 15
 Shaikh Zada Suhrwardi, 15
 Shaikh Zain, 19
 Sīmi, Moulana, 18
 Sultan 'Ali, 22, 23, 24, 26, 27
 Sultan 'Ali Mashhadi, 22
 Sultan 'Ali Qāini, 27
 Sultan 'Ali Ghiathu'd-Din, 26
 Sultan Husain Jamshed, 25, 26
 Sultan Ibrahim Son of Shah Rukh, 21
 Sultan Muhammad Khandān, 23
 Sultan Muhammad Nur, 23
 Yāqūt Musta'sami 4, 14 17,
 Yāri, Moulana, 22
 Yusuf Shah Shahidi, 15
 Zainu'd-Din 24

of the text. The *Rihan-i-Nasta'liq* used as the name of this treatise is one of these chronograms. The text ends with the words—*qad tam mam tu hu* (I have just finished it) and this also constitutes another chronogram. There are certain reasons to believe that this MS. might be the original MS. the one actually written by the author himself. It deals mostly with Persia up to the period of Sultan Shah Tahmasap I. Prof. H. M. Shairani deserves my very sincere gratitude for helping me to solve certain obscurities in the text. In view of its great importance this effort has been made to publish it.

Poona, June 1941.

M. A. CHAGHATAI.

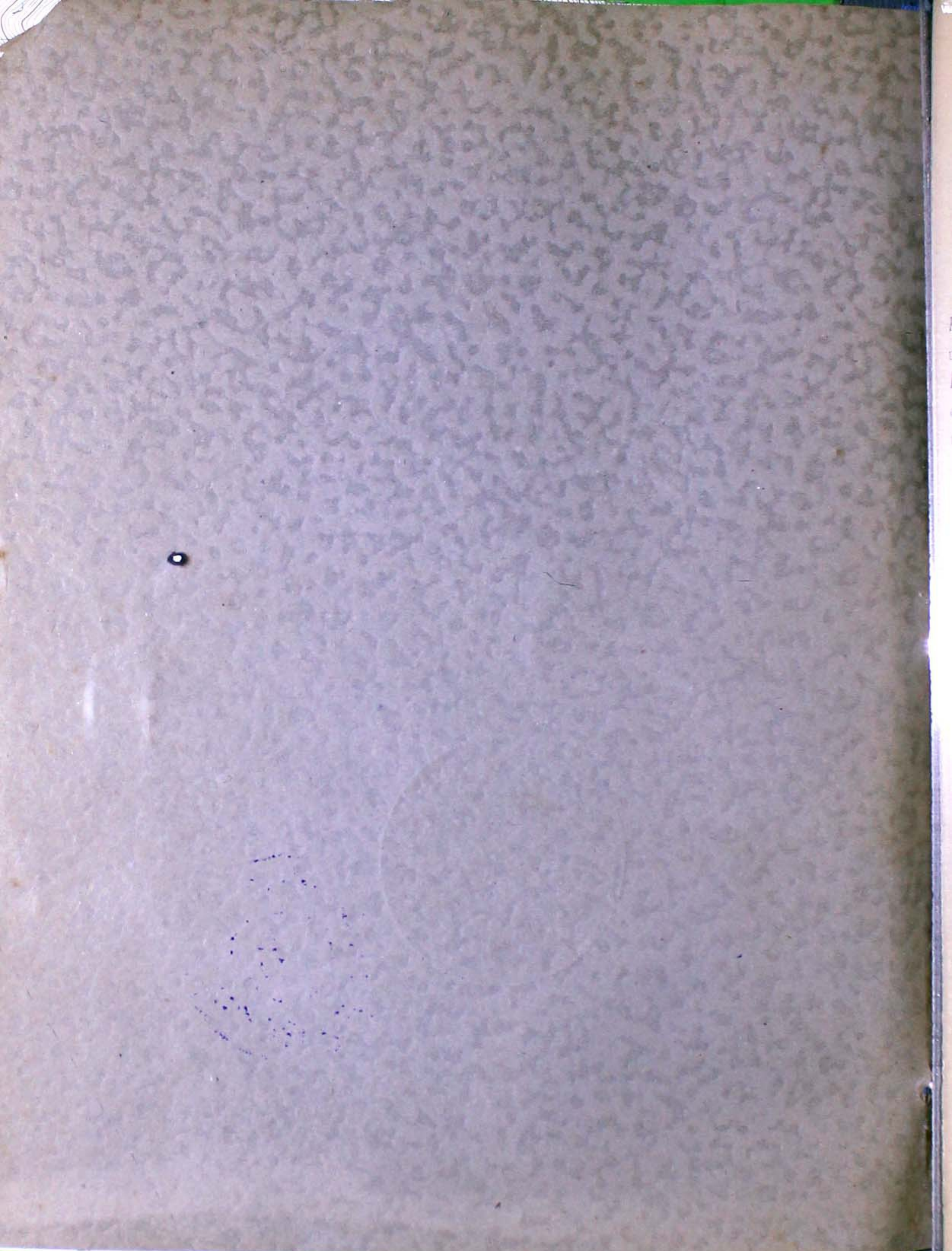
PREFACE

The Persian text, published here for the first time under the title of *Rihan-i-Nasta'liq* belongs to the Bodleian Library, Oxford. It had been mixed up with MS. Elliot 295, and particularly the folios 75-81 bearing the title *Risala dar Ilm-i-Khat* (A treatise on the Art of Calligraphy), have in consequence escaped from the notice of the cataloguer. In October 1932, I, noticing its great value in the domain of Islamic Culture dealing as it does with the technique, the history, and with the experts in calligraphy, immediately acquired their photostat copies. I had been waiting all these years for another MS. of the same with a view to collate it for publication, but unfortunately my expectations have not been fulfilled, therefore, the treatise is published here from this unique manuscript of the Bodleian.

Its real author does not mention his name. Only from the contents I could gather that he had seen a MS. of the poetical works of Amir Khusrau of Delhi which had been calligraphed by one Alau'd-Din Muhammad Hirvi. It was purchased by Muhammad Ma'sum then in Jaunpur, while the author was in Saran with his grand father Maulana Abdulla Farahi who was then not in a flourishing financial condition to acquire it. After this he makes a similar hint about his father who had purchased a MS. of Mulla Jami's *Subhatu'l-Ahrar* for 350 *misqals*, which, had been calligraphed by one poet calligraphist Sultan Husain Jamshed.

The writer of the MS. has spread its text both within and on the margin which in reality forms one whole. Several chronograms giving the year 989 A. H. (1581 A. D.) as the year of its compilation (folio 81) have been put at the end (p. 28) instead of on page 20 simply with a view to keep intact the order





A TREATISE
ON
THE ART OF CALLIGRAPHY
(RIHĀN-I-NASTA'LIQ)

989 A. H. / 1581 A. D.

ريحان نستعلیق

EDITED BY
Dr. M. ABDULLA CHAGHATAI



1941

A TREATISE
ON
THE ART OF CALLIGRAPHY
(RIHĀN-I-NASTA'LIQ)

989 A. H. / 1581 A. D.

ريحان نستعلیق

EDITED BY
Dr. M. ABDULLA CHAGHATAI



1941